الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name :> sherish
Address :>
Subject :> TALAQ
Writer :> طارق حسین عاشق

Serial No :> 11229
Fatwa No :>
Date :> 3/21/2011
Email :>

Assalam-o-Alykum, mera sawal yeh hai kay mere shohar ne ek hafta qabal wazay alfaz main muje ek talaq de agar wo muj se doran addat raajo kar lay to kya muje tab bhe addat guzarni paray ge? or agar wo muj se addat k doran ya uske bad raajo nahi kartay to kya mere walden mere nikah kisi or kay sat kar sakte hai? or agar main unkay rajoo na karne kay bawajod kisi or se nikah na karo or unka intezar sari zindagi karo or agar wo sal ya 2 sal bad muj se dobara rajoo karna chahe to kya hume dobara nikah karna pare ga plz tafsil kay sat mere rehnomai farmain

میرا سوال یہ ہیکہ میرے شوہر نے ایک ہفتہ پہلے واضح الفاظ میں مجھے ایک طلاق دی تھی، اگر وہ دورانِ عدت مجھ سے رجوع کر لے تو کیا پھر بھی مجھے عدت گزارنی ہوگی؟ اگر وہ مجھ سے عدت کے دوران یا اس کے بعد رجوع نہ کرے تو کیا میرے والدین میرا نکاح کسی اور سے کر سکتے ہیں؟ اور اگر میں ان کے رجوع نہ کرنے کے باوجود کسی اور سے نکاح نہ کروں اور اس کا انتظار ساری زندگی کروں اور اگر وہ سال یا دو سال بعد مجھ سے دوبارہ رجوع کرنا چاہیں تو کیا ہمیں دوبارہ نکاح کرنا پڑے گا؟ مہربانی فرما کر تفصیل سے میری رہنمائی فرمائیں۔

الجواب حامداً و مصلياً

صریح ایک طلاق دینے کے بعد اگر شوہر دورانِ عدت رجوع کر لے تو نکاح کی ضرورت نہیں البتہ عدت گزرنے کے بعد جب بھی یہ دونوں میاں بیوی دوبارہ باہم ازدواجی حیثیت سے رہنا چاہیں تو اس صورت میں باضابطہ گواہوں کی موجودگی میں نئے حق مہر کے تقرر کے ساتھ نکاح کرنا ضروری ہے۔ اوران دونوں صورتوں میں شوہر کو آئندہ کے لیے صرف دو طلاقوں کا اختیار رہیگا۔

كما فى الهندية: و أما حكمه فوقوع الفرقة بانقضاء العدة فى الرجعى و بدونه فى البائن (ج:١ ص:٣٤٨)۔

و فى بدائع الصنائع: فإن كانا حرين فالحكم الاصلى لما دون الثلاث من الواحدة البائنة و الثنتين البائنتين هو نقصان عدد الطلاق و زوال الملك أيضاً حتى لايحل وطؤها إلا بنكاح جديد الخ (ج:٣ ص:١٨٧)۔

و فى الفقه الإسلامى و أدلته: يترتب على الطلاق أنه ينقص عدد الطلقات التى يملكها الزوج، فإذا طلق الرجل زوجته طلاقاً رجعياً بقى له طلقتان و إذا طلق طلاقاً آخر بقى له طلقة واحدة (ج:٧ ص: ٤٣٨)۔

﴿جاری ہے﴾

اور اگر اس نے دورانِ عدت رجوع نہ کیا تو ایامِ عدت کے بعد عورت دوسری جگہ شادی کرنے میں آزاد ہو جاتی ہے۔ جب اور جہاں چاہے کرسکتی ہے۔

كما فى الهندية: و لو كانت المعتدة بالحيض أيامها عشرة فوقت اغتسالها ليس من الحيض و بنفس الانقطاع فى الحيضة الثالثة تبطل الرجعة ويحل لزوجها أن يقربها ان لم يكن طلقها و يجوز لها ان تتزوج بآخر ان كان قد طلقها الخ (ج:١ ص:٥٢٨) ———— و الله اعلم

طارق حسين عفى عنه

دار الإفتاء جامعه بنوريه كراچى١٦

٢٧ جمادى الاولىٰ ١٤٣٢ھ

الجواب صحیح

بندہ نادر جان عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی